41663-کیا حج کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والے فوت شدہ شخص کی جانب سے حج کیا جاسکتا ہے ؟

سوال

اگر کوئی چالیس برس کی عمر میں فوت ہوجائے اوراس نے استطاعت اور طاقت رکھنے کے باوجود حج نہ کیا ہو باوجود اس کے کہ وہ نماز کا پابند تھا اور ہر برس یہی کہتا کہ میں اس برس حج کرونگا، لیکن بغیر حج کیے ہی فوت ہوگیا تو کیا اس کے ورثاء اس کی جانب سے حج کریں ؟ اور کیا اس پر کوئی گناہ تو نہیں ؟

پسندیدہ جواب

"اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے :

بعض علماء کا کہنا ہے کہ اس کی جانب سے حج کیا جائے اور یہ اس کے لیے فائدہ مند ہوگا، اور اسی طرح ہوگا جس طرح کسی نے اپنی طرف سے حج کیا ہو.

اور بعض علماء کا کہنا ہے کہ : اس کی جانب سے حج نہیں کیا جائیگا اگر اس کی جانب سے ہزار بار بھی حج کیا جائے تو قبول نہیں ہوگا، یعنی وہ اپنے ذمہ سے بری نہیں ہوگا، اور یہی قول حق اور صحیح ہے.

کیونکہ اس نے ایسی عبادت ترک کی ہے جو اس پر بغیر کسی عذر کے فوری طور فرض تھی، تو اس نے وہ کیسے ادا نہ کی اور اس کی موت کے بعد اس پر کیسے لازم کریں، اور پھر ترکہ تو ورثاء کا حق ہے ہم اس ورثہ میں سے انہیں اس حج پر رقم خرچ کر کے انہیں اس رقم سے کیسے محروم کرسکتے ہیں جو کہ مالک کے لیے کفائت بھی نہ کرے.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے "تھذیب السنن" میں یہی بیان کیا ہے، اور میں بھی یہی کہتا ہوں :

اگر کسی شخص نے استطاعت اور قدرت ہونے کے باوجود سستی کرتے ہوئے حج کی ادائیگی نہ کی تو اس کی جانب سے کبھی بھی حج کرنا کفائت نہیں کرے گا، اگر لوگ اس کی جانب سے ہزار بار بھی حج کر لیں.

لیکن زکاۃ کے متعلق کچھ علماء کرام کا کہنا ہے کہ :

اگر فوت ہونے کے بعد اس کی جانب سے زکاۃ ادا کی گئی تو وہ ادا ہوجائیگی اور وہ بری الذمہ ہوجائیگا.

لیکن میں نے جو قاعدہ اور اصول بیان کیا ہے اس کا تقاضا ہے کہ وہ زکاۃ سے بری الذمہ نہیں ہوگا، لیکن میری رائے یہ ہے کہ زکاۃ اس کے ترکہ سے نکالی جائے، کیونکہ یہ فقراء اور زکاۃ کے مستحقین کے حق سے متعلق ہے، بخلاف حج کے کہ اس کا خرچ ترکہ سے نہیں لیا جائیگا، کیونکہ وہ کسی انسان کے حق کے ساتھ متعلق نہیں، اور زکاۃ تو انسان کے حق سے تعلق رکھتی ہے اس لیے زکاۃ اس کے مستحقین کے لیے نکالنا ہوگی، لیکن یہ زکاۃ والے کی جانب کفائت نہیں کرے گی، جو زکاۃ ادا نہیں کرتا اسے عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا، اللہ تعالی سے ہم سلامتی وعافیت کی دعاء کرتے ہیں.

اور اسی طرح روزے کا مسئلہ ہے : اگر یہ علم ہوجائے کہ اس شخص نے روزے ترک کیے اور روزہ کی قضاء میں حقارت سمجھی تو اس کی جانب سے قضاء نہیں کی جائیگی، کیونکہ اس نے حقارت کی بنا پر اس عبادت کو ترک کیا جو کہ ارکان اسلام میں سے ایک رکن تھا، اسے بغیر کسی عذر کے ترک کیا اور اسکی بجا آوری نہ کی، تو اگر اس کی جانب سے اس کی قضاء بھی کی جائے تو

اسے کوئی نفع نہیں ہوگا.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا :

"جو شخص فوت ہوجائے اوراس کے ذمہ روزے ہوں تواس کا ولی اس کی جانب سے روزے رکھے"

یہ اس شخص کے متعلق ہے جواس میں کوتاہی نہ کرے، لیکن جو شخص علی الاعلانیہ اور بغیر کسی شرعی عذر کے قضاء نہیں کرتا تواس کی طرف سے ہمارا قضاء کرنے کا کیا فائدہ" انتہی.